احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۱۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۳-۷۸ نمبر ۲۵۶ | سوموار ۲۹- جمادی الاول ۱۴۱۴ھ ۱۵- نبوت ۷۲ ۱۳ ھش ۱۵- نومبر ۱۹۹۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عظیم الشان کام

پس بوجھ سے مت ڈرو- بلکہ یہ دیکھو کہ تمہاری زندگیوں میں کتنے بڑے کام سر انجام پا جاتے ہیں- تم اپنی اس مختصر زندگی میں اور پھر اس سے بھی زیادہ مختصر دولت اور اقتصاد میں اگر کوئی عظیم الشان کام کر جاتے ہو تو تمہاری زندگی ناکام زندگی نہیں ہوتی بلکہ تمہاری زندگی کامیاب زندگی ہوتی ہے- جس پر بڑے بڑے لوگ جن کو بظاہر دولت اور اقتصاد حاصل ہوتا ہے حسد کرتے ہیں یا رشک کرتے ہیں یا نقل کرنے کی کوشش کرتے ہیں-

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہمّت نہیں ہارنی چاہئے- ہمّت اخلاق فاضلہ میں سے ہے اور "صاحب ایمان" بڑا بلند ہمّت ہوتا ہے اور اسے ہر وقت خدا تعالیٰ کے دین کی نصرت اور تائید کے لئے تیار رہنا چاہئے اور کبھی بزدلی ظاہر نہ کرنی چاہئے بزدلی منافق کا نشان ہے صاحب ایمان دلیر اور شجاع ہوتا ہے مگر شجاعت سے یہ مراد نہیں ہے کہ اس میں موقع شناسی نہ ہو موقع شناسی کے بغیر جو فعل کیا جاتا ہے وہ تہوّر ہوتا ہے صاحب ایمان میں شتاب کاری نہیں ہوتی' بلکہ وہ نہایت ہوشیاری اور تحمل کے ساتھ نصرت دین کے لئے تیار رہتا ہے اور بزدل نہیں ہوتا- انسان سے کبھی ایسا فعل سرزد ہو جاتا ہے جو خدا تعالیٰ کو ناراض کر دیتا ہے اور کبھی خوش کر دیتا ہے- مثلاً اگر کسی سائل کو دھکا دیا تو وہ سختی کا موجب ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا فعل ہوتا ہے اس لئے اسے توفیق نہ ملے گی کہ وہ اسے کچھ دے سکے' لیکن اگر اس سے نرمی اور اخلاق سے پیش آئے گا' تو خواہ اسے پانی کا پیالہ ہی دیدے' تو وہ بھی ازالہ قبض کا موجب ہو جائے گا-

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۹۴)

عشرہ وصولی وقف جدید

۲۶- نومبر تا ۵ دسمبر ۱۹۹۳ء

○ جملہ قائدین علاقہ جات' اضلاع و قائدین مجالس خدام الاحمدیہ-
وقف جدید کا مالی سال دسمبر میں ختم ہوتا ہے- وقف جدید انجمن احمدیہ کی طرف سے مورخہ ۲۶- نومبر تا ۵ دسمبر ۱۹۹۳ء عشرہ وصولی منایا جا رہا ہے- آپ سے درخواست ہے کہ :

○ جملہ خدام اور اطفال کے وعدوں اور وصولی کا ریکارڈ چیک فرمائیں-
○ تسلی فرمالیں کہ سب خدام و اطفال اس بابرکت تحریک میں شامل ہیں-
○ کوشش فرمائیں کہ سب کا چندہ وقف جدید ان کی مالی وسعت کے مطابق ہو-
○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دوران سال جن خدام کے مالی حالات بہتر بنائے ہیں انہیں شکرانے کے طور پر وعدہ سے زائد وصولی کی تحریک فرمائیں-
○ کوشش فرمائیں کہ اس عشرہ میں وصولی سو فیصد ہو جائے-
○ وقف جدید کے مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے-

نوٹ : عشرہ کے بعد اپنی مساعی کی رپورٹ بھی خاکسار کو بھجوائیں-

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان ربوہ)

اپنے مظلوم بوسنین بھائیوں سے محبت کا سلوک کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

میں مختصراً آپ کو ایک اور قوم کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں- جس کا ایک معمولی حصہ امریکہ میں پناہ گزین ہوا ہے- اور وہ ہمارے مظلوم مسلمان بوسنین بھائی ہیں- آج کی عصر حاضر کی تاریخ میں کوئی قوم ایسی نہیں جس پر ایسا ظلم کیا گیا ہو اور جس ظلم میں تمام یونائیٹڈ نیشنز شامل ہو گئی ہیں- کیونکہ امریکہ کی غلامی میں آج یونائیٹڈ نیشنز صرف امریکہ کا ایک بیان دینے والا نمائندہ بن چکی ہے- اور یونائیٹڈ نیشنز کے فیصلوں کے تابع یہ مسلسل ظلم ہو رہے ہیں جو بوسنینز پر کئے جا رہے ہیں- ایک قوم کو صفحہ ہستی سے مٹایا جا رہا ہے- اور ان کا قصور صرف اتنا ہے کہ وہ مسلمان ہیں ورنہ یورپ کی کوئی اور قوم اگر بوسنین کی جگہ پر ہوتی جو عیسائی ہوتی یا دہریہ ہوتی تو ناممکن تھا کہ اس کے ساتھ یہ سلوک کیا جاتا- پس جس ظالمانہ طور پر ان کو مٹایا جا رہا ہے جس طرح ان کے مردوں- عورتوں اور بچوں پر مظالم توڑے جا رہے ہیں اس کی مثال ہٹلر کے زمانہ میں کچھ دکھائی دیتی ہے اس کے علاوہ انسانی تاریخ میں کم دکھائی دے گی قتل عام تو بہت ہوئے ہیں- ہلاکو خان نے بھی قتل عام کئے- چنگیز خان نے بھی قتل عام کئے اور بھی بہت بڑے بادشاہ تھے- جنہوں نے مشرق و مغرب میں قتل عام کئے- لیکن جن مظالم کا میں ذکر کر رہا ہوں وہ قتل عام سے بہت بڑھ کر ہیں- مظلوم معصوم عورتوں پر جس قسم کی زیادتیاں کی گئی ہیں- معصوم بچوں کو جس طرح آگ میں جلایا گیا ہے یا دیواروں سے سر مار مار کر ان کے پرخچے اڑائے گئے ہیں- ایسے ایسے خوفناک اذیت ناک مظالم ہیں کہ ان کا تصور عصر حاضر میں تو درکنار ازمنہ گذشتہ میں بھی ممکن نہیں- وہاں بھی کبھی آپ کو ایسے خوفناک مظالم کی تاریخ دکھائی نہیں دے گی- شاید کہیں شاذ کے طور پر ایسے واقعات ہوئے ہوں مگر اس متمدن دنیا میں- اس مہذب دنیا میں جسے مہذب کہا جاتا ہے اس دنیا میں جہاں کہا جاتا ہے کہ تہذیب و تمدن اپنے عروج پر ہیں- ان سب قوموں کی آنکھوں کے سامنے ایسے دردناک مظالم توڑے جا رہے ہیں جو جانوروں کی دنیا میں بھی دکھائی نہیں دیتے- یہ وہ مظلوم قوم ہے جس کے چند افراد آج امریکہ میں بھی آباد ہیں- میں تمام جماعت احمدیہ امریکہ کو کہتا ہوں کہ اپنی توجہات میں اولیت اس بات کو دیں کہ اپنے مظلوم بوسنین بھائیوں سے محبت کا سلوک کریں- انہیں اپنائیں- انہیں اپنے خاندانوں کا حصہ بنائیں- ان کی ہر طرح خدمت کریں- ان کے دین کو بھی بچائیں- ان کے کلچر کو بچائیں-

(از خطبہ ۲۵ جون ۱۹۹۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۵ / نبوت ۱۳۷۲ ہش ۱۵ / نومبر ۱۹۹۳ء

کامیابی کی کنجی - دعا

حضرت امام جماعت الثانی - اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے - فرماتے ہیں "سب مذاہب دعا کو کامیابی کی کنجی قرار دیتے ہیں - دعا کا مسئلہ بھی ایک بہت بڑا اہم مسئلہ ہے اور جہاں تمام بڑے بڑے اہم مسائل میں مختلف مذاہب کا اختلاف ہوا ہے وہاں اس مسئلہ کے متعلق بھی کچھ اختلاف ہے - اور پھر صرف مختلف مذاہب کا ہی اختلاف نہیں بلکہ ہر ایک مذہب کے مختلف فرقوں کا بھی آپس میں اختلاف ہے ان تمام اختلافات کو تھوڑی دیر کے لئے نظرانداز کرتے ہوئے اور ایک وقت کے لئے علیحدہ رکھتے ہوئے اگر کوئی غور کرے تو ضرور اس نتیجہ پر پہنچے گا جس قدر لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے کے مدعی ہوئے اور انہوں نے خدا تعالیٰ کی تائید اور مدد سے جماعتیں قائم کی ہیں - تمام کے تمام دعا کے اثر اور مفید ہونے کے صرف قائل ہی نہیں رہے بلکہ اپنی تمام کامیابیوں کی کنجی دعا کو بتاتے رہے ہیں خواہ وہ ہندوستان کے بزرگ ہوں یا ایران کے خواہ شام میں ہوئے ہیں یا عرب میں کسی ملک کے ہوں تمام اس مسئلہ پر متفق ہیں"

اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والوں اور خدا تعالیٰ کی تائید سے کامیاب ہونے والوں نے دعا کو ہر کامیابی کی کنجی قرار دیا ہے - تو یقیناً یہ بات ٹھیک ہے - کیونکہ انہوں نے سنی سنائی بات نہیں کی - یہ ان کا ذاتی تجربہ ہے - اور تجربہ بھی ایک بار کا نہیں اور نہ ایک واقعہ سے تعلق رکھتا ہے بلکہ ساری زندگی کا تجربہ - ان کی زندگی کے ہر واقعہ میں یہ روح دوڑتی نظر آتی ہے - وہ یہ نہیں کہتے کہ کبھی کبھی ان کی دعا نے اثر دکھایا ہے - بلکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ ان کی ہر کامیابی - اور وہ ہر کام اور ہر بات میں کامیاب ہی ہوئے ہیں - دعا کا نتیجہ ہے - وہ دعا ہی کرتے رہے ہیں اور اپنی دعاؤں کے نتائج کو کامیابی کے پھل کی شکل میں دیکھتے رہے ہیں پس ان کے تجربہ کو کسی طرح جھٹلایا نہیں جاسکتا - اس تجربہ کو ہمیں اپنی زندگی کا حصہ بنالینا چاہئے تاکہ ہم دعا کے نتیجہ میں اپنے ہر کام میں کامیابی حاصل کرسکیں - اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے -

کب تک بلا جواز ہراساں کرو گے تم
کانٹوں کو میری راہ میں کب تک بچھاؤ گے
حالات کے بدلنے سے بدلو گے یا نہیں
اب راہ پر نہ آئے تو کیا مر کے آؤ گے

ابوالاقبال

وقت ہاتھوں سے نکل جائے تو توبہ کیا ہے
رات عصیاں ہی میں ڈھل جائے تو توبہ کیا ہے

دیکھتے رہتے ہیں کچھ لوگ فلک کی جانب
اور پاؤں جو پھسل جائے تو توبہ کیا ہے

توبہ کرکے بھی کوئی عہد شکن بادہ پرست
بادہ نوشی پہ مچل جائے تو توبہ کیا ہے

ہم سمجھتے ہیں کہ توبہ ہے دعا کا آغاز
دل دعا سے نہ پگھل جائے تو توبہ کیا ہے

دل ہے دریا تو کناروں سے چھلک کر پانی
آنسوؤں میں نہ بدل جائے تو توبہ کیا ہے

اس کی بخشش سے نسیم آپ لپٹنے کے لئے
میری توبہ نہ مچل جائے تو توبہ کیا ہے

نسیم سیفی

یتامیٰ کمیٹی دارالضیافت ربوہ

حضور انور کے منصوبہ "کفالت یکصد یتامیٰ" کے بارے میں ضروری اعلانات

امانت یکصد یتامیٰ

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کرکے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں - مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضرورت کے لحاظ سے تین صد روپیہ ماہوار سے سات صد روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے - آپ اپنی اس خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کردیں - اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کردیں -

۲- مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثا توجہ فرمادیں

حضور انور کے ارشاد کے تحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں - ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جاسکے -

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کرکے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جاسکے -

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی

دارالضیافت، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتہ الہادی

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بچے

بچہ پیاس سے نڈھال ہو گیا حضرت ابو جعفرؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ سیدنا امام حسنؓ نہایت چھوٹی عمر میں حضور ﷺ کی گود میں تھے کہ ان کو شدید پیاس محسوس ہوئی پانی تلاش کرایا گیا مگر اس وقت کہیں پانی نہ ملا ادھر بچہ پیاس سے نڈھال ہو رہا تھا تو حضور ﷺ نے فوراً اپنی زبان حسنؓ کے منہ میں ڈال دی۔ چنانچہ وہ زبان اقدس چوس کر سیراب ہوئے اور ان کی وہ تکلیف دہ کیفیت جاتی رہی۔(ابن عساکر)

لعاب مبارک کی برکت سے پانی مل جاتا جناب ابو عبد نحویؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عامر بن کریز اپنے بیٹے عبد اللہ کو حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لائے جب کہ ان کی عمر پانچ سال کی تھی حضور اکرم ﷺ نے ان کے منہ میں لعاب مبارک ڈال دیا۔ اس کی برکت یہ ظاہر ہوئی کہ پانی کی ضرورت کے وقت انہیں پانی مل جاتا تھا۔ خواہ وہ جنگل میں ہوں صحرا میں ہوں یا آبادی میں۔(رواہ بیہقی)

آگ سے جلا ہوا بچہ لعاب مبارک سے ٹھیک ہو گیا حضرت محمد بن حاطبؓ ایک صحابی روایت کرتے ہیں کہ جب میں بچہ تھا تو میں ایک روز اپنی ماں کی گود میں سے آگ میں گر کر جل گیا چنانچہ اس وقت میری والدہ مجھے اٹھا کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی حضور اکرم ﷺ نے ازراہ شفقت مجھے گود میں لیا اور میرے جسم کے جلے ہوئے حصوں پر لعاب دہن لگا کر دعا فرمائی تو میں بالکل ٹھیک ہو گیا۔ (صحت یاب ہو گیا)

چڑیا کے بچوں پر شفقت ایک موقعہ پر ایک صحابیؓ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس کی جھولی میں کوئی چیز تھی اس نے عرض کیا حضور ﷺ آج میں نے عجیب واقعہ دیکھا. میں نے ایک پرندے کے بچے پکڑ کر جھولی میں ڈال لئے تو بچوں کی ماں میرے سر پر منڈلانے لگی۔ میں نے جھولی کھولی تو بچوں کی محبت کی وجہ سے بچوں کی ماں بھی سیدھی میری جھولی میں آ گئی اور بچوں سے لپٹ گئی میں نے جھولی بند کر لی۔ اب بچے اور ان کی ماں میری جھولی میں ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ ان کو چھوڑ دو۔ خدا ان بچوں کی ماں سے بھی زیادہ اپنے بندوں سے محبت کرنے والا ہے۔(ادب المفرد۔ باب اخذ الیبض من العمرۃ)

غلام بچوں سے شفقت اور حسن سلوک حضور اکرم ﷺ غلاموں اور خادموں سے ایسا اعلیٰ اور نیک سلوک فرماتے اور ایسی شفقت و محبت سے پیش آتے کہ جس کی مثال دنیا کا کوئی لیڈر یا مذہبی پیشوا یا کوئی بادشاہ بھی پیش نہیں کر سکتا حضور ﷺ اپنے خادم کے ساتھ مل کر کھانا کھاتے۔ سفر میں سواری پر بٹھاتے اس کی ہر ذاتی ضرورت پوری کرتے اور کام میں مدد فرماتے۔ اور غلاموں سے اتنی محبت سے پیش آتے کہ ان کو ماں باپ کا پیار دیتے۔ حضرت زیدؓ بہت چھوٹی عمر میں آپ ﷺ کے پاس آئے تھے لیکن آپ ﷺ کے محبت بھرے سلوک اور بے پناہ شفقت کی وجہ سے اپنے ماں باپ کو بھول گئے۔

زیدؓ نے ماں باپ کے ساتھ جانے سے نکار کر دیا حضرت زیدؓ بہت چھوٹی عمر میں آنحضرت ﷺ کے پاس آئے تھے لیکن آپ ﷺ کے محبت بھرے سلوک اور بے پناہ شفقت کی وجہ سے اپنے ماں باپ کو بھول گئے حضرت زیدؓ غلام تھے مگر حضور ﷺ نے آزاد کر کے بیٹا بنا لیا تھا۔ یہاں تک لوگ انہیں زید بن محمد ﷺ کہنے لگے تھے زیدؓ کے والد اور رشتہ دار ان کو لینے آئے تو ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب زیدؓ نے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ اور حضور ﷺ کی غلامی پر فخر کر کے اسے اپنے والدین کے پیار پر ترجیح دی۔ حضرت زیدؓ غلاموں میں سے سب سے پہلے آپ ﷺ پر ایمان لائے تھے۔ آپ کا قرآن کریم میں بھی ذکر آتا ہے۔
(سرکار دو عالم طبقات ابن سعد قسم اول جز ثالث نمبر ۲۷)

کبھی اف تک نہ کہی حضرت انسؓ کے ساتھ بھی یہی شفقت و محبت کا سلوک روا تھا آپ فرماتے ہیں کہ دس سال تک میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں رہا مگر اس طویل عرصہ میں آپ ﷺ نے مجھے اف تک نہ کہی۔ نہ یہ کہا کہ یہ کام کیوں کیا ہے اور یہ کام کیوں نہیں کیا بلکہ میرے آقا میرے ساتھ کام میں برابر شریک ہوتے اور کام خراب بھی ہو جاتا تو کبھی بھی مجھے برا بھلا نہ کہتے بلکہ مجھے تسلی تشفی سے سمجھا دیتے سخت کلامی سے پیش نہ آتے۔(بخاری)
نیز حضرت انسؓ نے فرمایا میں نے رسول خدا ﷺ سے زیادہ بچوں پر رحم و شفقت کرنے والا اور کوئی نہیں دیکھا۔ (مسلم کتاب النسل ص ۲۷)

زیور پہنانے کی خواہش ایک دفعہ حضرت زیدؓ کے بیٹے اسامہؓ کو چوٹ لگ گئی آپ ﷺ اس کو بہت چاہتے تھے۔ حضور ﷺ خود اس کا خون صاف کرتے ہوئے ماں کی طرح ان کے متعلق فرماتے اگر اسامہ بیٹی ہوتی تو میں اسے زیور پہناتا۔(مسند احمد جز سادس صفحہ نمبر ۲۲۲)

اپنے اور غلاموں کے بچوں میں مساوات حضرت اسامہ بن زیدؓ اپنے بچپن کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ گود میں لے کر ایک ران پر مجھے اور دوسری ران پر اپنے نواسے حسنؓ کو بٹھا لیتے اور دونوں کو سینے سے لگا کر بھینچتے اور فرماتے اے اللہ میں ان دونوں سے پیار کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔(بخاری مناقب الحسن والحسین)

صفائی کا خیال حضرت اسامہؓ بچے تھے۔ ان کی ناک بہہ رہی تھی۔ آپ ﷺ نے صاف کرنا چاہا۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں صاف کر دیتی ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا تو اسامہؓ سے محبت کر کیونکہ میں بھی اس سے محبت و الفت رکھتا ہوں۔
(بخاری)

غیر مسلم خادم بچے کی عیادت
حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا حضور ﷺ کا خادم تھا وہ ایک دفعہ بیمار ہو گیا تو حضور ﷺ اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور اس کے سرہانے تشریف فرما ہوئے اس حدیث سے حضور ﷺ کا پاک اعلیٰ نمونہ ظاہر ہوتا ہے کہ حضور ﷺ ایک نوکر کی عیادت کے لئے جو مسلمان بھی نہیں تھا تشریف لے گئے اور اس کا حال پوچھا۔(بخاری)

مشرکین کے بچوں سے شفقت
آنحضرت ﷺ کو نہ صرف مسلمان بچوں سے بے انتہا لگاؤ تھا بلکہ دوسرے مذاہب کے بچے بھی آپ ﷺ کی اس محبت سے محروم نہ تھے ایک جنگ میں مشرکین کے چند بچے مارے گئے۔ حضور ﷺ کو علم ہوا تو آپ ﷺ کو اس کا بہت رنج اور دکھ ہوا۔ اور سخت ناراض ہوئے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ بچے مسلمانوں کے تو نہ تھے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا تم سے اچھے تھے۔ خبردار بچوں کو قتل نہ کرو۔ ہر جان خدا ہی کی فطرت پر پیدا ہوتی ہے۔
(مسند احمد بن حنبل جلد ۳ ص ۱۳۵)

احمدی بیگم

عیب جوئی کی قبیح عادت

دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگوں میں عیب جوئی کی قبیح عادت بدرجہ اتم ہوتی ہے اور جب تک وہ یہ فعل بد سرانجام نہ دے لیں ان کو چین نہیں آتا۔ ایسے لوگ اپنا وقت ضائع کرنے کے ساتھ دوسروں کا زیاں بھی کرتے ہیں۔ اور یہ کام وہی لوگ کرتے ہیں کہ جن کو وقت کی قدر و قیمت کا کچھ بھی احساس نہیں ہوتا۔ جو انتہائی غیر ذمہ دار ہوتے ہیں اور اپنے آپ کو بہت زیرک اور عقل مند سمجھتے ہیں۔ یا پھر احساس کمتری کا شکار ہوتے ہیں۔ اور ایسے لوگ بسا اوقات غیر اخلاقی حرکات کے بھی مرتکب ہو کر اپنی قوت کا مظاہرہ کرنے سے بھی نہیں چوکتے۔ ان کو یہ احساس قطعاً نہیں ہوتا کہ ان کی یہ حرکات آنے والے کسی دن میں بھی ان کو ناقابل تلافی نقصان اس طرح پہنچا سکتی ہیں کہ وہ پھر کبھی بھی سر اٹھا نہ سکیں گے اس لئے ان کے قریبی لوگ دوست واحباب کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ ان کو احسن طریق سے راہ راست پر لانے کی کوشش کریں کیونکہ قطع نظر اس سے کہ ان کی ذات کو نقصان پہنچ سکتا ہے! عیب جوئی کی عادت کی بدولت وہ فتنہ و فساد اور جھگڑوں کو جنم دے رہے ہوتے ہیں ان کی زد میں آنے والے لوگ اکثر دل شکستہ اور مغموم رہتے ہیں ان کے ارد گرد اداسیاں چھائی رہتی ہیں اس لئے لازم ہے کہ ایسے لوگوں کی اصلاح کی انفرادی اور اجتماعی کوششیں کی جائیں۔ اس کے لئے سب سے بہتر طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ ان کی حوصلہ شکنی کی جائے مثلاً ایسا شخص خواہ وہ عورت ہے یا مرد جب بھی کسی کے خلاف بے سروپا الزامات کا پٹارا کھولنے لگے تو اس کو صرف ایک چھوٹی سے بات یہ کہہ دی جائے کہ "آپ کی بات اس وقت قابل یقین ہو گی کہ

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فیض محمد صادق ایڈووکیٹ-لندن

یہ انگلستان ہے

مندرجہ بالا عنوان کے تحت میں نے گزشتہ مضمون میں ان چند باتوں کی طرف نشاندہی کی تھی جو یہاں تو موجود ہیں مگر پاکستان میں میسر نہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ ایسے سامان مہیا فرمائے کہ پاکستان میں بھی ایسی چیزیں مہیا ہوں اور پاکستان کی معیشت ایسی سہولیات مہیا کرنے کے قابل ہو۔ بہت سی مزید باتیں ایسی ہیں جن کو دیکھ کر خواہش پیدا ہوتی ہے کہ کاش پاکستان بھی ایسی ترقی کرے۔ جب میں پرائمری جماعتوں میں پڑھتا تھا تو ایک نظم پڑھی تھی جس کا کچھ حصہ ایسے تھا۔

دلی دیکھی دلی والے دیکھے
کالے دیکھے گورے دیکھے
بینڈ بجانے والے دیکھے

دہلی تو میں نے بھی دیکھی تھی مگر اتنے گورے اور کالے نہ دیکھے تھے جتنے مندرجہ بالا شعروں سے چلتے پھرتے دکھائی دیتے ہیں۔ البتہ اس ملک میں گورے اور کالے عام نظر آتے ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ کالوں کی تعداد بھی کم نہیں۔ بعض علاقوں میں گورے زیادہ اور بعض علاقوں میں کالے کافی زیادہ تعداد میں نظر آتے ہیں۔ جہاں تک میں نے دیکھا ہے کالے لوگوں کی خاصی تعداد شریف النفس نظر آتی ہے مگر بعض کالے لوگ کالوں کو بدنام کرنے کا باعث بھی بنتے ہیں۔ جن علاقوں میں کالے لوگوں کی تعداد زیادہ نظر آتی ہے وہاں شام پڑتے ہی چہل پہل کم ہوتی نظر آتی ہے لوگوں کو کہتے سنا ہے کہ جہاں شام کے وقت یا رات کے وقت ان کو اکا دکا دوسری رنگت کا آدمی نظر آتا ہے اس سے نقدی گھڑی وغیرہ چھین لیتے ہیں اور اگر کچھ ہاتھ نہ لگے تو جاتے جاتے ایک عدد گھونسہ رسید کر دیتے ہیں۔ یہ بات سفید فام لوگوں کے بارے میں مشہور نہیں ہے تاہم یہ بات درست ہے کہ جہاں کہیں کالے کام کرتے ہیں وہ محنت مشقت اور ایمانداری سے کرتے ہیں۔ اگرچہ راقم کو اس بات کا صحیح علم نہیں ہے کہ کالے لوگ اتنی تعداد میں اس ملک میں کیسے آباد ہو گئے مگر تصور یہ ہے کہ جب محنت مزدوری کا کام اس ملک میں کرنا تھا۔ زیر زمین لائنیں بچھانی، سٹیشن بنانے اور سرنگیں بنانی تھیں تو ان لوگوں سے کام لیا گیا۔ ایسے کاموں پر اگر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ سخت محنت درکار تھی اور ایسے کاموں کو مکمل کرنے میں کافی وقت لگا ہوگا پھر یہ لوگ یہیں بس گئے اب گھل مل کر کام کرتے ہیں اور ایک دوسرے میں فرق نہیں سمجھتے انگریزی بولنے کا لہجہ عام انگریزوں جیسا ہے۔ انگریز لوگ بلڈنگوں اور پلوں وغیرہ کی تعمیر ایسی کرتے ہیں کہ صدیاں گزر جائیں تو کچھ بھی فرق نہیں پڑتا۔ شہر کے بیچوں بیچ جو دریا چلتا ہے اس سے بھی سامان لانے لے جانے کا کام لیتے ہیں۔ اس کے نیچے سرنگ صدیوں سے بنی ہوئی ہے جس کو دیکھنے کے لئے تانتا بندھا رہتا ہے یہ سرنگ ایک میل کے قریب لمبی ہوگی۔ اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر جانے کے لئے بہت بڑے کمرے جتنی لفٹیں لگی ہیں جن میں ایک مرتبہ پچاس ساٹھ آدمی آجاتے ہیں۔ پاکستان میں آپ شہر میں کہیں آجا رہے ہوں یا ایک شہر سے دوسرے شہر میں موٹر بس وغیرہ سے سفر کر رہے ہوں تو آپ نے دیکھا ہوگا کہ سامنے سے آنے والی کار، بس یا ٹرک کی لائٹ اتنی تیز ہوتی ہے کہ درست راستے کی Judgement مشکل ہو جاتی ہے اور آنکھوں پر برا اثر پڑتا ہے۔ یہ بات اس ملک میں ہرگز نہ ہے تیز لائٹ کسی گاڑی وغیرہ کی نہیں ہوتی۔ ہر سڑک پر اتنی لائٹ ہوتی ہے کہ گاڑی وغیرہ کی لائٹ تیز کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی گورنمنٹ کا موقف یہ ہوتا ہے کہ جب مناسب لائٹ سب کچھ دیکھنے کے لئے ہم مہیا کرتے ہیں تو گاڑی کی لائٹ زیادہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ جہاں تک ہسپتالوں کا تعلق ہے صاف ستھرے صاف شفاف بہترین beds اور ہر قسم کا متعلقہ سامان۔ ٹیکہ لگانے کا رواج نہیں ہے۔ میں نے کسی کو ٹیکہ لگتے نہیں دیکھا۔ زکام وغیرہ میں کال پول کے علاوہ کوئی دوا نہیں دیتے ان کا موقف ہے کہ یہ چند دنوں کے بعد خود بخود ہی ختم ہو جاتا ہے۔ جب خاص قسم کی تکلیف یا بیماری ہو تو فوری مختلف test کرنے پر توجہ دیتے ہیں اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ تکلیف کس وجہ سے ہوئی۔ دوا کم دیتے ہیں اور احتیاطی تدابیر پر زور دیتے ہیں۔ ہسپتالوں میں بچوں کے لئے ہر قسم کے کھلونے مہیا کرتے ہیں۔ ایک کمرہ خاص طور پر بچوں کے کھیلنے کے لئے ہوتا ہے اور Attendants کے لئے نہایت کم قیمت پر اعلیٰ قسم کی مختلف غذائیں مہیا کرتے ہیں۔ سڑکوں پر، بازاروں میں، مارکیٹوں میں جگہ جگہ فون لگے ہیں سٹیشنوں پر ایئرپورٹ پر، جن میں تمام چالو سکے ڈال کر دنیا میں کہیں بھی فون کر سکتے ہیں۔ ہر گلی میں دونوں جانب جتنے گھر ہوتے ہیں تقریباً اتنی ہی گاڑیاں کھڑی ہوتی ہیں ان کے درمیان سے دو طرفہ ٹریفک بڑی تیزی سے چلتی ہے۔ Give way پر سختی سے عمل ہوتا ہے اور ہر چوک میں نشان لگے ہیں جہاں چوک ہیں، یا اگلی سڑک بڑی آ جائے گی ایک طرف سنگل سڑک کے دائیں طرف ایک ایک لکیر کا نشان ہوتا ہے جہاں سے مڑ جاتے ہیں بغیر رکنے کے، جب کہ بائیں طرف دو نشان جہاں ہوں وہاں گاڑی بالکل ٹھہرا کر دیکھا جاتا ہے کہ مین سڑک پر کوئی گاڑی آ جا تو نہیں رہی کوئی گاڑی آ جا رہی ہو تو اس کو گذرنے دیتے ہیں سڑک خالی دیکھ کر پھر گاڑی چلاتے ہیں اگر ایسے نشان نہ لگے ہوں یا لوگ ڈبل نشان پر گاڑیاں کھڑی نہ کریں تو روزانہ کئی حادثات ہوں کیونکہ مین سڑک پر گاڑیاں بہت تیز چلتی ہیں۔ پھر اگر آپ نے مڑنا ہے تو دائیں طرف سے آتی گاڑی کو راستہ دینا ہے جب کہ بائیں طرف سے آتی گاڑی کی پرواہ نہیں کرنی۔ وہ گاڑی آپ کو راستہ دے گی جب چھوٹی سڑک سے کوئی مین سڑک پر آتا ہے تو مین سڑک، جہاں رش ہوتا ہے کوئی نہ کوئی گاڑی کھڑی ہو کر چھوٹی سڑک سے آنے والی گاڑی کو راستہ دیتی ہے پاکستان ہندوستان جیسے ملکوں میں گاڑیاں ویگنیں اور بسیں بہت تیز چلتی ہیں۔ دوسروں سے آگے نکلنے میں پیش پیش رہتی ہیں کہیں ٹانگہ ہے کہیں ریڑھا کہیں سائیکل سوار، کوئی کسی کی پرواہ نہیں کرتے۔

یہاں پر کالے لوگوں کے علاوہ پاکستان، ہندوستان، بنگال کے کافی لوگ آباد ہیں۔۔ ساؤتھ ہال میں یوں محسوس ہوتا ہے جیسے انسان انگلینڈ نہیں بلکہ پاکستان ہندوستان کے کسی شہر میں پھر رہا ہے۔ ہندو مسلمان سکھ سب پیار و محبت سے مل جل کر رہتے ہیں۔ کوئی کسی ملک کا یا مذہب کا ہو یہ جانا جاتا ہے کہ ہم سب ایک ہی درخت کے انسان ہیں اگرچہ ٹہنیاں مختلف ہیں۔ ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہیں اور ہاتھ بٹانے کی کوشش کرتے ہیں کہیں گورے ہمسائے ہیں اور کہیں ایشین۔ کوشش یہی ہوتی ہے کہ تعلقات بہتر رہیں۔ اور دوسرے کو کسی طرح تنگ نہ کریں۔

یہاں ریڈیو ایشا اور TV ایشیا، ایشین کا دل بہلاتے ہیں۔ TvAsia پر ہندوستانی پاکستانی ڈرامے فلمیں، گانے اکثر لگتے ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے انسان ہندوستان پاکستان میں بیٹھا ہو۔ TV ایشیا کے لئے خاص فیس دینا پڑتی ہے جس پر وہ ایک کارڈ دیتے ہیں اگر آپ نے فیس نہیں دی اور کارڈ نہیں لیا تو TV ایشیا کے پروگرام آپ دیکھ نہیں پاتے جونہی TV ایشیا لگانے کی کوشش کرتے ہیں ایسی صورت میں جب کہ فیس ادا کر کے کارڈ نہیں لیا تو TV پر آئے گا Please Insert Card ریڈیو کے پروگرام آپ بغیر فیس کے سن پاتے ہیں۔ ریڈیو پر کنٹرول نہیں۔ ریڈیو پر پنجابی محفلیں بھی لگتی ہیں۔ لوگوں سے فون پر بات چیت کرتے سناتے ہیں۔ ابھی کل "من جیت" صاحب کا پروگرام "ہمسائے" کے بارہ میں تھا کہ ہمسایہ کیسا ہونا چاہئے۔ آپ کے ہمسائے کیسے ہیں ہندو سکھ مسلمان سبھی فون کر رہے تھے اور بتا رہے تھے کہ ان کے ہمسائے کیسے ہیں اور کیسا ہمسایہ اچھا ہوتا ہے۔ ہندوستان اور پاکستان کے تعلقات کے بارہ میں کوئی بات کرنا چاہے تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم سیاست میں نہیں جائیں گے۔ ہم یہاں جو لوگ باہر کے دیشوں سے آئے ہوئے رہ رہے ہیں سب ایک ہیں۔ "من جیت" کا اچھا پروگرام کرتے ہیں ایک شخص نے فون کر کے کہا کہ اگرچہ آپ "من جیت" ہیں یعنی ہندو ہیں۔ مگر آپ بول چال، سلوک، رواداری سے مسلمان لگتے ہیں اور میں آپ کو "من جیت خان" کہتا ہوں۔ آصف غزالی بڑے ہر دل عزیز ہیں TV اور ریڈیو پر آتے ہیں۔ زبان اور لہجہ بہت اچھا ہے۔ بہت اچھا پروگرام کرتے ہیں۔ یہاں پر رہتے لوگوں کو واقعی احساس ہوتا ہے کہ سبھی لوگ جو ایشین ہیں بلا تمیز مذہب وملت و فرقہ داری، انسان ہیں اور سبھی لوگوں کو مل جل کر رواداری سے رہنا چاہئے کسی کو کسی سے بغض نہیں ہے کوئی کسی کے مذہب میں دخل نہیں دیتا ایشین لوگوں میں عجیب بھائی چارہ ہے۔ وہ رواداری اور بھائی چارہ جو دراصل اسلامی اصول ہے۔ یوں تو کوئی مذہب بھی لڑائی جھگڑے چورے چکاری قتل وغارت کا سبق نہیں دیتا مگر یہاں انگریز کے ملک میں جیسے قانون کا احترام ہے جیسے انسان کی قدر ہے یوں لگتا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اسلامی اصولوں کو اپنا لیا ہے۔ کاش ہمارے ملک میں اس سے بڑھ کر قانون کا احترام اور انسان کی قدر ہو، بھائی چارہ ہو، محبت اور پیار ہو، انسانی ہمدردی بلا تفریق مذہب وملت ہو۔ ایسے جیسے سب ایک ہی درخت کی مختلف شاخیں ہوں۔

الفضل میں اشتہار دیکر تجارت کو فروغ دیں (مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات۔ — نون سین

بوسنیا کے مسلمان اور سرب

کروٹس کی کوشش تھی کہ سارا جیوو جس کا انہوں نے محاصرہ کیا ہوا ہے وہاں سے مسلمانوں کو نکال دیا جائے۔ مسلمانوں کی بوسنیا کی فوج نے اس بات کا پتہ چلنے پر آزاد کروٹوں کو منتشر کر دیا اور اس دارالحکومت کی سڑکوں پر رکاوٹیں کھڑی کر دیں تاکہ وہاں سے کسی شخص کو باہر نہ نکالا جاسکے۔ سرب لوگوں نے سارا جیوو کا محاصرہ کر رکھا تھا اور بوسنیا کے مسلمانوں کو وہ اس علاقے سے نکال باہر پھینکنا چاہتے تھے۔ تاکہ کسی مزاحمت کا خدشہ باقی نہ رہے اب اس شہر کی سڑکیں بند کر دی گئی ہیں خاص طور پر مغربی اور مرکزی حصوں میں اور وہاں سے کسی ایسے شخص کو نکال باہر کرنا ناممکن بنا دیا گیا ہے کہا جاتا ہے کہ وہاں اس وقت ۱۷۱۴ شہری ایسے ہیں جنہیں نکالنا مقصود تھا ایک لمبے عرصے سے سربوں اور مسلمانوں کے درمیان گفت و شنید ہوتی رہی ہے۔ لیکن یہ بیل منڈھے نہیں چڑھی۔ اور اسی ناکامی کی وجہ سے دشمن نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ مسلمانوں کو یہاں سے جبراً نکال دیا جائے۔

جاپان اور جنوبی کوریا

جاپان کے وزیر اعظم ہوسوکاوا اور جنوبی کوریا کے صدر کم ینگ سیم نے گزشتہ ہفتہ کے روز ایک دوسرے کو بہتر جان لینے کے سلسلے میں ایک میٹنگ کے دوران کہا کہ ہمیں چاہیے کہ ہم آپس میں تعاون کر کے اچھے ہمسایوں کی طرح زندگی گزاریں اور دونوں ملک اپنے اپنے فروغ کے لئے کوشش کرتے رہیں۔ انہوں نے کہا ایسا کرنے کے لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم تلخ ماضی کو دفن کر دیں اور اس کی یادوں کو پوری طرح بھلا دیں کم نے کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ ہم ماضی کو اپنی پشت کے پیچھے رکھتے ہوئے آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ یہ بات اس وقت کہی گئی جب جاپان کے وزیر اعظم ہوسوکاوا کو ڈنر دیا جا رہا تھا۔ اس کے جواب میں جاپان کے وزیر اعظم نے کوریا کے لوگوں کو تکلیفیں پہنچانے پر معافی مانگی۔ ان تکلیفوں کا زمانہ ۱۹۱۰ء سے ۱۹۴۵ء تک تھا۔ اور یہی وہ بات تھی جس کی وجہ سے دونوں ملکوں کے آپس میں تعلقات بہتر نہیں ہو رہے تھے۔

صومالیہ میں امریکی

صومالیہ میں بھیجے گئے امریکی دستوں کے متعلق کچھ عرصہ سے یہ خیال پھیلتا رہا ہے کہ وہ قیام امن کے لئے نہیں بلکہ اپنی برتری اور اقتدار کے اظہار کے لئے وہاں آئے ہوئے ہیں گزشتہ چند روز سے انہیں موگادیشو کی سڑکوں پر پیٹرول کرنے سے روک دیا گیا ہے اور اقوام متحدہ کے ایک اعلیٰ افسر نے جس کے ذمہ اشیائے خورونوش کا پہنچانا ہے کہا ہے کہ اگر وہاں امن نہ ہو تو ان اشیاء کا پہنچانا کس طرح بھی ممکن نہیں ہو سکتا۔ اور اس کے خیال میں امن وامان کی یہی ایک صورت ہے کہ امریکی دستوں کو وہاں سے ہٹا لیا جائے۔ دوسری طرف امریکی دستے کہتے ہیں کہ ہم کوئی یہاں آرام کرنے تو نہیں آئے ہوئے۔ ہم تو یہاں اپنا فرض پورا کرنے آئے ہیں۔ جب تک ہمیں اس کا موقعہ نہیں دیا جائے گا ہمارے یہاں قیام کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ اقوام متحدہ کے فوجی دستوں کا کہنا ہے کہ امریکہ کے دستوں کو موگادیشو کی سڑکوں پر چند روز کے اندر اندر بھیج دیا جائے گا۔ لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کب واپس جائیں گے۔ امریکہ کے اس فیصلے سے کہ ان کو واپس سڑکوں پر جانا چاہیے وہ لوگ جو ریلیف کا کام کر رہے ہیں کسی حد تک پریشان ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ امریکی دستوں کی ان سڑکوں پر موجودگی کسی حد تک تو ضروری ہے لیکن صومالیوں کے پاس بندوقیں موجود ہیں اور وہ بھی سڑکوں پر گھوم پھر رہے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہاں امریکی فوجی دستے بھی موجود ہوں تو آپس میں لڑنے جھگڑنے کا امکان ہے۔ اور اگر موگادیشو کی سڑکوں پر لڑائی جھگڑا شروع ہو جائے تو یقیناً ریلیف کے کام میں رکاوٹ پیدا ہو سکتی ہے۔

لارڈ ایوبری

لارڈ ایوبری کے ساتھ جو گروہ کشمیر کی حالت کا اندازہ لگانے کے لئے آیا ہوا تھا اس کا خیال ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کشمیر کے مسئلے پر ایک دوسرے کے خلاف نیوکلیر اسلحہ استعمال کر سکتے ہیں چنانچہ اسی امکان کے پیش نظر لارڈ ایوبری نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے کہا ہے کہ وہ کشمیر میں اپنا ایک خاص نمائندہ مقرر کریں جو روزمرہ کے حالات سے انہیں آگاہ کرتا رہے اور جب بھی کسی پہلو سے تشویش بڑھنے لگے تو اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل فوری طور پر اقدام کر کے اس کا ازالہ کریں۔ یہ گروہ اقوام متحدہ کے اسسٹنٹ سیکرٹری جنرل سے ملا اور آدھ گھنٹے سے زیادہ کی ملاقات میں اس بات کا اظہار کیا کہ چونکہ ہندوستان اور پاکستان آپس میں نتیجہ خیز گفتگو نہیں کر سکتے اور ان کے پاس نیوکلیر کی اہلیت بھی موجود ہے اس بات کا خطرہ ہے کہ وہ تباہ کن ہتھیار استعمال کریں گے یہ بھی کہا گیا ہے کہ کسی امن مشن کے پوری طرح کام کرنے سے پہلے اقوام متحدہ کو چاہیے کہ وہ اپنا اقتدار ثابت کرے اور ہندوستان کی حکومت کو یہ محسوس کرائے کہ اقوام متحدہ کی بات مانے بغیر گزارہ نہیں۔ اس کا ایک فوری ذریعہ یہ ہے کہ حضرت بل کی درگاہ کا محاصرہ جو ہندستانی فوجی دستوں نے کر رکھا ہے اسے اٹھوایا جائے۔ لارڈ ایوبری نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ باوجود اس کے کہ سیکرٹری جنرل مسٹر بطروس غالی نے ثالثی کے لئے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ ہندوستان کی طرف سے مثبت جواب نہیں ملا جس سے یہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ ہندوستان وہاں اپنا قبضہ جمائے رکھنے پر تلا ہوا ہے۔

کشمیر کے مسائل

امور جنوبی ایشیا کی اسسٹنٹ سیکرٹری آف سٹیٹ رابن رافیل نے کہا ہے کہ امریکہ کشمیر کا مسئلہ حل کرنے میں مدد دینے کے لئے تیار ہے۔ اس سلسلے میں جو کچھ کیا جائے گا وہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کو سامنے رکھ کر کیا جائے گا گزشتہ روز وزارت خارجہ کے سیکرٹری شہر یار خان کی سربراہی میں ایک ٹیم نے رافیل اور ان کے ساتھیوں سے گفتگو کی۔ مزید برآں دونوں ملکوں کے بعض دیگر امور بھی زیر بحث آئے۔ پریسلر ترمیم سے جو پاکستان اور ہندوستان کے تعلقات پر اثر پڑتا ہے اس کے متعلق بھی گفتگو ہوئی اس موقعہ پر امریکہ کے سفیر جان مونجو اور ان کے سینئر افسروں نے گفت و شنید میں مدد کی۔ پاکستان کے سیکرٹری وزارت خارجہ نے رافیل کو بتایا کہ پاکستان امریکہ کے ساتھ بہتر تعلقات چاہتا ہے۔ ہم چاہتے ہیں انہوں نے کہا کہ تمام مسائل جو کسی نہ کسی طرح تعلقات میں بہتر ہونے میں حائل ہیں انہیں حل کیا جائے۔ بتایا گیا ہے کہ رابین رافیل نے اسی موقعہ پر شہر یار خان سے کہا کہ حالات جلد بہتر ہو جائیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہماری گورنمنٹ اس بات کی خواہاں ہے کہ نیوکلیئر اسلحہ کے پھیلاؤ کو جلد از جلد روکا جائے۔ جو ممالک اس سلسلے میں آگے بڑھ رہے ہیں اگر وہ اپنے ان پروگراموں کو رول بیک نہ کریں تو ان کے ساتھ ہمارے تعلقات بہتر نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس سلسلے میں ہم کسی کے ساتھ امتیازی سلوک نہیں کرنا چاہتے۔ ہم نہ صرف پاکستان کے متعلق بات کرتے ہیں۔ بلکہ دیگر ممالک سے بھی یہی کچھ کہتے ہیں شہر یار خان نے کہا کہ پاکستان امریکہ کی اس پالیسی کو دل سے سراہتا ہے اور خاص طور پر کشمیر کے سلسلے میں جو مدد امریکہ دینے کے لئے تیار ہے اس سے ہم مطمئن ہیں۔ رافیل نے اس بات کو دہرایا کہ کشمیر کو ہندوستان کا اٹوٹ انگ نہیں مانتے۔ یہ ایک متنازعہ علاقہ ہے اور اسے اقوام متحدہ کے قراردادوں ہی کے مطابق حق خود ارادیت ملنا چاہیے۔

ڈش انٹینا کی فیس

وفاقی وزیر قانون اور پارلیمانی امور ڈاکٹر شیر افگن نے ایوان بالا کو اتوار کے روز یقین دہانی کرائی کہ ملک میں ڈش انٹینا کے سلسلے میں پالیسی کا دوبارہ جائزہ لیا جائے گا وہ ایک تحریک کے سلسلے میں ایوان بالا سے خطاب کر رہے تھے یہ تحریک سید فصیح اقبال نے قاعدہ ۱۹۴ کے تحت پیش کی تھی۔ آپ نے کہا کہ عوام کی حکومت اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ پابندیوں کو کم کیا جائے یہ بھی بتایا گیا کہ ڈش انٹینا پر جو فیس ادا کرنی پڑتی ہے اس کا تعین اس سے پہلی حکومت نے کیا تھا۔ ڈش انٹینا کی فیس کے سلسلے میں اور اسی طرح بعض دوسرے ٹیکسوں کے بارے میں جنہیں ایک زیادتی سمجھا جا رہا ہے غور کیا جائے گا۔ جو لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ ڈش انٹینا کی فیس نہ لی جایا کرے انہیں چاہئے تھا کہ وہ اس وقت بات کرتے جب یہ لگائی گئی تھی۔ دوسری بات جو انہوں نے کہی وہ یہ تھی کہ ڈش انٹینا صرف ان لوگوں کے پاس ہے جو مالدار ہیں۔ غریب لوگ تو ڈش انٹینا رکھنا برداشت ہی نہیں کر سکتے۔ سید فصیح اقبال کے علاوہ بعض اور اراکین نے بھی اس بحث میں حصہ لیا۔

ہانگ کانگ کا مستقبل

ہانگ کانگ ۱۹۹۷ء میں چین کے حوالے کر دیا جائے گا۔ اس سلسلے میں مسلسل گفت و شنید جاری ہے اور بعض اوقات ایسی مشکلات پیش آجاتی ہیں جو اس انتقال جزیرہ کو مشتبہ بنا دیتی ہیں۔ ایک مشکل جو مسلسل پیش آرہی ہے یہ ہے کہ برطانیہ یہ چاہتا ہے کہ ہانگ کانگ اسی طرح کا جمہوری علاقہ رہے

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضیاءاللہ ظفر

گنی بساؤ کا تعارف

تاریخ مغربی افریقہ میں بحراوقیانوس کے مغربی کنارے پر وہ علاقہ گنی بساؤ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ جسے ایک پرتگالی نے ۱۴۴۶ء میں دریافت کیا تھا۔ اس کے بعد ۱۸۔ ویں صدی میں اس علاقے میں غلاموں کا کاروبار زور پکڑتا رہا۔ آخر ۱۹۔ ویں صدی میں اس علاقے میں ایک پرتگالی نو آبادی قائم کی گئی جس کا نام فتح عالم رکھا گیا۔ ۱۸۷۹ء میں پرتگالیوں اور قبائلیوں میں ٹھن گئی اور نوبت چھاپہ مار جنگ پر آگئی اس جنگ نے ۱۹۵۶ء میں پھر زور پکڑا اور اس کے نتیجے میں ۱۹۷۴ء میں پرتگالیوں کا اقتدار ختم ہوگیا اور ایک نیا ملک گنی بساؤ کے نام سے دنیا کے نقشے پر ابھرا۔ ۱۰۔ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قائم ہونے والا یہ ملک رقبہ میں ۳۶۱۲۵ مربع کلومیٹر ہے۔

آبادی اس ملک کی آبادی دس لاکھ چوبیس ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ جس میں ۲ء۴ فیصد کی شرح سے اضافہ ہو رہا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق ۱۹۹۳ء میں آبادی دس لاکھ اناسی ہزار ہو جائیگی۔ اس کی آبادی میں کئی نسلوں کے لوگ آباد ہیں جن میں بالانتے، ملنکے، مہندیا کے اور پیپل Pepal قابل ذکر ہیں ان میں سے سب سے زیادہ تعداد یعنی ۲۷ فیصد بالانتے کی ہے۔ اس ملک میں مسلمانوں کی تعداد ۳۰ فیصد ہے جبکہ عیسائی پانچ فیصد اور رسم و رواج کے پابند ۶۵ فیصد ہیں۔

زبانیں علاقائی زبانوں میں بالانتے اور مہنگائیک زیادہ بولی جاتی ہیں بالانتے بولنے والوں کی تعداد سب سے زیادہ یعنی ۳۰ فیصد ہے۔ جب کہ سرکاری زبان پرتگالی ہے۔ گنی بساؤ کا بیشتر علاقہ دلدلی ہے۔ مشرقی حصے میں اونچی گھاس کے میدان ہیں اس لئے کاشت کے لئے دس فیصد علاقہ استعمال ہوتا ہے۔ زمین کی کمی کے باوجود ملک کی نوے فی صد آبادی کاشتکار ہے۔

یہ لوگ دھان، چقندر، مونگ پھلی، ناریل، باجرہ، مکئی، گنا اور کپاس کاشت کرتے ہیں۔ کچھ لوگ مویشی پالتے ہیں یا مچھلیاں پکڑتے ہیں۔

قدرتی وسائل قدرتی وسائل میں تیل، بوکسائیڈ، فاسفیٹ اور عمارتی لکڑی قابل ذکر ہیں۔ اگرچہ ملک میں چاول ایک لاکھ باسٹھ ہزار ٹن اور مکئی بیس ہزار ٹن پیدا ہوتی ہے تاہم اس سے خوراک کی ضروریات پوری نہیں ہوتی ہیں اس لئے اشیائے خوردنی درآمد کی جاتی ہیں۔

درآمدات درآمدات میں خوردنی تیل، سلے ہوئے کپڑے اور مشروبات شامل ہیں۔

برآمدات برآمدات میں مونگ پھلی، ناریل، مچھلی، جھینگے اور عمارتی لکڑی شامل ہیں درآمدات اور برآمدات زیادہ تر پرتگال اور اٹلی سے کی جاتی ہیں۔

سکہ لین دین کے لئے گنی بساؤ کا سکہ PICO پیسو' ہے گنی بساؤ کے سکے کی قیمت ایک امریکی ڈالر کے مقابلے میں پانچ ہزار ہے۔

بڑے شہر ملک کے بڑے شہروں میں بسان سب سے بڑا شہر ہے۔ یہ ملک کا دارالحکومت بھی ہے اور اس کی آبادی ایک لاکھ پچیس ہزار ہے۔ دوسرے بڑے شہر وفاتاہ گابا، منشورہ، کیتیپا اور سارم ہیں۔

تعلیم بچوں کی تعلیم کے لئے "۶۸۸" پرائمری سکول ہیں ان میں تقریباً ۸۱ ہزار بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ثانوی سکول "۱۶۰" کی تعداد میں ہیں جن میں طلباء کی تعداد تقریباً تیرہ ہزار ہے۔ شرح خواندگی ۳۶ فیصد ہے۔ شرح خواندگی میں اضافہ کرنے کے لئے چار سال کی تعلیم لازمی قرار دے دی گئی ہے۔ گنی بساؤ میں ۱۲۷ افراد میں سے ایک کے پاس ریڈیو ہے اور ایک ہزار میں سے صرف سات افراد اخبار پڑھتے ہیں۔ ملک میں سیاحوں کی دلچسپی کی بھی بہت سی چیزیں پائی جاتی ہیں۔

بقیہ : ص ۵

جس طرح ان کی موجودگی میں تھا جبکہ چین کا یہ کہنا ہے کہ جب ہانگ کانگ چین کا ایک حصہ بن جائے گا۔ تو پھر چین اپنے نظام حکومت کو اس پر مسلط کرے گا۔ ہانگ کانگ کے گورنر مسٹر پیٹن اور برطانیہ کے وزیر اعظم جان میجر اور وزیر خارجہ ڈگلس ہرڈ اور دوسرے سرکاری افسران اس سلسلے میں صلاح مشورے کر رہے ہیں کہ آیا جمہوری طور پر انتخابات کروانے کے لئے انہیں از خود مزید اقدامات لینے چاہیں یا وہ چین سے گفت و شنید کرتے رہیں۔ جب پیٹن انگلستان سے واپس روانہ ہوئے تو چین کی نیوز ایجنسی نے اس بات کو اصرار کے ساتھ پیش کیا کہ ہانگ کانگ کو چین اپنی طرز کا علاقہ بنائے گا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ چین نے ابھی برطانیہ سے اتفاق نہیں کیا اور یہ معاملہ پوری طرح طے نہیں پایا اگر ایک دفعہ یہاں جمہوری طریق پر انتخابات ہو گئے تو اس کے بعد چین کو نظام حکومت بدلنے میں خاصی دقت پیش آئے گی۔

لیبیا پر پابندیاں

جیسا کہ پہلے بھی بتایا جا چکا ہے فرانس برطانیہ اور امریکہ کچھ عرصہ سے کوشش کرتے رہے ہیں کہ لیبیا پر پہلی لگائی گئی پابندیوں کو سخت کیا جائے اور مزید پابندیاں بھی لگائی جائیں۔ اب ایسا لگتا ہے کہ ان کی راہ میں جو روکیں تھیں وہ دور ہو گئی ہیں۔ روس نے بھی ان کی طرف سے پیش کی جانے والی قرارداد کی حامی بھرلی ہے اور اس طرح یہ قرارداد آسانی سے منظور ہو جائے گی۔ اس قرارداد کے ذریعے لیبیا کے وہ اثاثے جو بیرونی ممالک میں موجود ہیں ان کو منجمد کیا جا رہا ہے۔ اس سے پہلے ہوائی سفر پر پابندی تھی اور اسلحہ پر بھی۔ اب اس کے اثاثے منجمد کئے جا رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کا یہ مطالبہ ہے کہ وہ ان دو ملزموں کو اسی کے حوالے کرے یا برطانیہ، فرانس امریکہ کے حوالے کرے جن پر یہ الزام ہے کہ ۱۹۸۸ء میں انہوں نے لاکربی کے مقام پر ایک ہوائی جہاز کو بم کے ذریعے اڑایا تھا۔ اس ہوائی جہاز میں ۲۷۰ افراد سوار تھے جو سب کے سب ہلاک ہو گئے۔

برمی مہاجر

برما کے روہنگے جو بنگلہ دیش میں مہاجر بن کر زندگی گذار رہے ہیں انہیں ایک لمبے عرصے سے واپس لے جانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اقوام متحدہ کی ہائی کمشنر برائے مہاجرین اس سلسلے میں بھرپور تگ و دو کر رہی ہیں۔ اگرچہ بہت سے مہاجرین واپس جا چکے ہیں لیکن بتایا گیا ہے کہ ایک کیمپ میں ۵۰۰ مہاجرین نے واپس جانے سے انکار کر دیا ہے۔ اس سے پہلے تمام مہاجرین کا یہ مطالبہ تھا کہ اقوام متحدہ نہ صرف اپنی حفاظت میں انہیں واپس لے کے جائے۔ بلکہ جب وہ اپنے ملک میں گھروں میں پہنچ جائیں تو اقوام متحدہ اپنی سرپرستی میں ان کی حفاظت کے انتظامات کرے۔ اس کے باوجود بہت سے لوگ تو واپس چلے گئے ہیں لیکن ابھی کچھ لوگوں کے مطالبے جاری ہیں اور وہ غیر یقینی حالت میں واپس جا کر اپنی زندگیوں کو خطرے میں نہیں ڈالنا چاہتے۔

عرب دہشت گرد

اس سے پہلے بھی ایک دفعہ حکومت نے یہ کوشش کی تھی کہ سرحد کے علاقے میں جو عرب غیر قانونی طور پر مقیم ہیں انہیں بلا تاخیر ملک سے باہر نکالا جائے۔ اب سنا گیا ہے کہ پھر اس کوشش کو تازہ کیا جا رہا ہے یہ وہ عرب ہیں جو غیر ملکی تنظیموں کے ساتھ پشاور میں کام کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان میں سے بعض دہشت گردی کے مجرم ہیں۔ اور ان کی دہشت گردی کے واقعات مختلف ممالک میں سرزد ہوئے ہیں۔ ان ممالک نے پاکستان کی حکومت کے پاس شکایت کی ہے کہ بعض عرب ان کے ملک میں دہشت گردی کرنے کے بعد اب پاکستان آگئے ہیں۔ شکایت کرنے والے ملکوں میں مصر اور تاجکستان شامل ہیں۔ جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں مصر میں انتہا پسند نہ صرف سیاحوں پر حملے کرتے ہیں بلکہ حکومت کے افسروں کو بھی نشانہ بناتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ایک سال کے دوران ان لوگوں نے ۹۰ سرکردہ پولیس کے افراد کو موت کے گھاٹ اتارا ہے۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ موجودہ حکومت کو تبدیل کیا جائے اور جس جس طرح حکومت ان کی سکیموں کو ناکام بنانے کی کوشش کرتی ہے یہ لوگ زیادہ جذبہ کے ساتھ ابھرتے ہیں اور اپنی کارروائیاں جاری رکھتے ہیں۔

مسز رابین رافیل

نئی حکومت بننے کے بعد امریکہ کی سب سے اعلیٰ افسر جس نے پاکستان کا دورہ کیا ہے وہ ایک امریکی سفیر متعین پاکستان' جو حادثے میں ہلاک ہو گئے تھے' کی بیوہ رابین رافیل ہیں۔ یہ خاتون امریکہ میں اسسٹنٹ سیکرٹری آف سٹیٹ برائے جنوبی ایشیا ہیں اور اس وقت پاکستان کے دورے کے ذریعے مختلف امور کے متعلق گفتگو کرنے کی خواہش مند تھیں۔ انہوں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ پاکستان کی برسر اقتدار آنے والی نئی حکومت کے ذریعے پاکستان امریکہ تعلقات کو فروغ ملے گا۔ آپ جنوبی ایشیا کا دورہ کر رہی ہیں اور پاکستان ان کی منزل کا دوسرا قدم تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رابین رافیل وزیر اعظم بے نظیر بھٹو وزیر خارجہ فاروق لغاری اور وزیر داخلہ نصیر اللہ خان بابر سے ملیں۔ ان کی گفت و شنید میں تین موضوعات شامل تھے۔ ایک نیو کلیئر پھیلاؤ دوسرے منشیات اور تیسرے کشمیر۔ اگرچہ سرکاری طور پر ان کی گفت و شنید کے متعلق کچھ نہیں بتایا گیا خاص طور پر نیو کلیئر اسلحہ اور کشمیر کے متعلق۔ منشیات کے متعلق انہوں نے کہا کہ امریکہ پاکستان کے ساتھ اس سلسلے میں تعاون کرے گا۔ رابین رافیل نے حزب اختلاف کے لیڈر سے بھی ملاقات کی اور اسی طرح انہوں نے صحافیوں سے بھی گفت و شنید کی جب وہ حزب اختلاف کے لیڈر سے ملنے جا رہی تھیں تو بہت سے صحافیوں نے انہیں گھیر لیا اور کئی امور کے متعلق ان کے خیالات معلوم کرنے چاہے۔ لیکن انہوں نے جلدی جلدی اپنا پیچھا چھڑا کر حزب اختلاف کے لیڈر سے ملاقات میں اپنے آپ کو مصروف کر لیا۔ جاتے جاتے انہوں صرف اتنا کہا کہ مجھے امید ہے کہ پاکستان اور امریکہ کے تعلقات مزید بہتر ہو سکیں گے۔

بنگلہ دیش / اپوزیشن کے مظاہرے

بدھ کے روز بنگلہ دیش میں پولیس اور مظاہرین کی آپس میں جھڑپوں کے نتیجہ میں چار سو کے قریب افراد زخمی ہوئے اور بہت سامالی نقصان ہوا۔ یہ مظاہرے عوامی لیگ کے ایماء پر کئے جا رہے ہیں جو حکومت کے بعض وزراء پر اقربا پروری کا الزام دے کر ان کے عہدوں سے ہٹانا چاہتے ہیں۔ عوامی لیگ کا کہنا ہے کہ یہ لوگ کرپشن میں ملوث ہیں۔ مظاہرین نے کہا ہے کہ ہمارا مظاہرہ جمہوریت کے اصولوں کے مطابق پر امن تھا۔ لیکن حکومت کے افسروں نے ان پر سختی کی۔ یہ عوامی لیگ کے ایکٹنگ صدر نے بات کہی ہے۔ انہوں نے ایک عمومی سٹرائک (ہڑتال) کا ہفتہ کے روز اعلان کیا تھا۔ اور اس سٹرائک کے بعد احتجاجی مظاہرے شروع کرنے کا پروگرام تھا۔ عبد المنان اس وقت شیخ حسینہ کی جگہ عوامی لیگ کی رہنمائی کر رہے ہیں اور پارلیمنٹ میں اپوزیشن لیڈر کے فرائض ادا کر رہے ہیں۔ شیخ حسینہ چین کے دورے پر گئی ہوئی ہیں۔

خواتین پولیس سٹیشن

پنجاب کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ لاہور راولپنڈی فیصل آباد اور ملتان میں خواتین پولیس سٹیشن قائم کئے جائیں تاکہ عورتوں کے ساتھ جو زیادتی ہوتی ہے اسے روکا جائے یہ بات پنجاب کے وزیر اعلیٰ کے پرنسپل مشیر مسٹر فیصل صالح حیات نے بتائی ہے۔ مسٹر فیصل صالح حیات نے کہا کہ وزیر اعظم کی اس ہدایت پر عمل کرنے کے لئے کہ عورتوں کے خلاف تشدد اور نا انصافی کو صوبے میں روکا جائے' فیصلہ کیا گیا ہے کہ فوری طور پر کارروائی کی جائے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ان خواتین پولیس سٹیشنوں پر صرف خواتین کو متعین کیا جائے گا۔ اور وہ باقاعدہ پولیس کی تربیت یافتہ ہوں گی۔ سب سے پہلے عورتوں کے خلاف گھناؤنے جرائم جیسے زنا بالجبر' اغوا' حملے یا تشدد کی کارروائیاں یا عورتوں سے چھیڑ چھاڑ کسی عورت کو برہنہ کرنا کسی پبلک پلیس پر اور عورتوں کا قتل بذریعہ آئل سٹوو جیسی چیزوں کو سامنے رکھا جائے گا۔ اور کارروائی کی جائے گی۔ ان باتوں کے علاوہ بھی ان خواتین پولیس سٹیشنوں کو بعض ذمہ داریاں دی جائیں گی۔ یہ خواتین پولیس افسر جو باقاعدہ تربیت یافتہ ہوں گی مختلف مقدمات میں تحقیق کا کام بھی کریں گی۔

افغانستان / خانہ جنگی

ثابگ افغانستان میں وزیر اعظم گلبدین حکمت یار اور سابق وزیر دفاع احمد شاہ مسعود کی فوجوں کے درمیان سات روز کی لڑائی میں ۲۰۰ شہری مارے گئے ہیں۔ یہ سب ہلاک ہونے والے ائیرپورٹ کے گرد طیاروں کے آپس میں حملوں کے ذریعے جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ دونوں طرف سے خوب خوب حملے کئے گئے۔ ایک طرف نے کہا کہ ہمیں صرف بارہ فائٹرز کا نقصان ہوا ہے۔ جب کہ حکومت کے پندرہ طیارے مار گرائے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کئی لوگوں کو جنگی قیدی بنایا گیا۔ دونوں فریقوں نے اصرار کے ساتھ کہا ہے کہ وہ اس وقت تک جنگ جاری رکھیں گے جب تک کسی منطقی نتیجے تک نہ پہنچ جائیں۔ ہم کسی صورت میں بھی جنگ بندی کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ایک فریق کا کہنا ہے کہ جب تک اپنے علاقوں کو آزاد نہ کروا لیا جائے اس وقت تک یہ جنگ جاری رہے گی۔ کہا جاتا ہے کہ آٹھ دنوں کی جنگ کے دوران کابل میں بجلی بند رہی کیونکہ یہاں کی سپلائی گمبلا سے فراہم کی جاتی ہے جو کابل سے ۷۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے اور اس علاقے کے قریب ہے جو مخالفوں کے تسلط میں ہے حکومت کے نمائندے نے کہا کہ احمد شاہ مسعود کے ساتھ معاہدہ ہوا تھا کہ وہ شہریوں پر جیٹ جہازوں کے ذریعے حملہ نہیں کرے گا اور ہمارے دیہات کے افراد کو اس طرح ہلاک نہیں کرے گا۔ لیکن احمد شاہ مسعود نے اپنے وعدہ کا پاس نہیں کیا اس لئے انہوں نے بجلی بند کی تھی۔

نان سروس سفراء کا مستقبل

گذشتہ دنوں قومی اخبارات میں بیرونی ممالک میں متعین سفراء کی تبدیلیوں کے سلسلے میں خبریں شائع ہوتی رہی ہیں اس سلسلے میں فارن سیکرٹری شہریار ایم خان نے کہا ہے کہ یہ محض خیالی خبریں ہیں۔ ان کے پیچھے حقیقت موجود نہیں ہے۔ وہ پندرہ نان سروس سفراء کے سلسلے میں بات کر رہے تھے۔ ان سفراء کے متعلق ابھی فیصلہ ہونا باقی ہے۔ جبکہ افواہیں یہ کہتی ہیں کہ موجودہ حکومت نے ان میں سے سب کی قسمت پر مہر لگا دی ہے۔ یعنی ان کو ان کے عہدوں سے ہٹا دیا گیا ہے۔ اور ان کی جگہ نئے سفیر جو نئی حکومت کی پالیسیوں سے پوری طرح اتفاق کرتے ہوں کو متعین کیا جا رہا ہے اگرچہ حکومت کی طرف سے تاحال ان افواہوں کی تردید کی جا رہی ہے۔ بدھ کے روز پریس سے گفتگو کرتے ہوئے شہریار خان نے کہا کہ نہ صرف یہ حکومت بلکہ جو بھی حکومت پہلے اقتدار میں آئی ہے اپنی حکومت کے پہلے چند ماہ کے عرصہ میں اس قسم کی افواہوں سے دو چار رہی ہے۔ اور یہ بھی ہوتا رہا ہے کہ نان سروس سفراء ایسے موقعوں پر اپنے استعفیٰ پیش کر دیتے ہیں۔

سیکرٹری خارجہ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ سفراء کو استعفیٰ دینے کی ضرورت نہیں۔ لیکن چونکہ حکومت بدلتی ہے اور پہلی حکومت کی جگہ ایک اور حکومت آجاتی ہے تمام ایسے سفراء جو باقاعدہ طور پر فارن سروس کے آدمی نہیں ہوتے ان کے متعلق یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ انہوں نے استعفے دے دئے ہیں۔ البتہ ان استعفوں کا منظور کرنا یا نا منظور کرنا حکومت کے اپنے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں تین سال سے وزارت خارجہ کا سیکرٹری ہوں مجھے تو اس سلسلے میں کوئی خاص سکیم نظر نہیں آئی۔ یعنی انہیں رکھا بھی جا سکتا ہے اور ان کے استعفے منظور کر کے انہیں فارغ بھی کیا جا سکتا ہے۔

اطلاعات و اعلانات

گمشدہ پرس

○ دار العلوم غربی سے فضل عمر ہسپتال جاتے ہوئے ایک لیڈیز پرس گر گیا ہے۔ جس کسی کو ملا ہو وہ دفتر الفضل میں پہنچا دیں۔

پتہ درکار ہے

○ محترمہ تسنیم کوثر صاحب بنت مرزا رشید احمد صاحب وصیت نمبر ۲۱۳۴۴ نے ۷۳ء میں کوئٹہ سے وصیت کی تھی۔ موصیہ کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے۔ اگر کسی کو موصیہ کے ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

بقیہ : ص ۳

جس کے بارے میں آپ بات کرنے لگے ہیں وہ سامنے ہو کسی غیر حاضر شخص کے عیب بیان کرنا تو مردہ بھائی کا گوشت نوچنے کے برابر کہا گیا ہے اس لئے معذرت پیش ہے۔" اگر ہم سب اس بات کا عہد کرلیں کہ کسی کے خلاف باتیں نہ کریں گے نہ سنیں گے تو یقینی امر ہے کہ ایک بہت بڑی خدمت انسانیت کی ہم سر انجام دیں گے اور یہ ایک چھوٹی سی بات عظیم نتائج کی حامل بن جائیگی!

احمد برادرز
• فرج • فریزر
• کوکنگ رینج • گیزر
• واشنگ مشین
• ہیٹر کیلئے
شہناز پلازہ
چاندنی چوک
راولپنڈی
فون: ۷۲۰۹۵۸
۸۴۱۰۴۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۱۴- نومبر- ہلکے بادل آئے ہوئے ہیں- ربوہ کا درجہ حرارت :
۲۵ درجے سنٹی گریڈ

○ پاکستان پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ جونیجو گروپ کے اتحاد پی ڈی ایف (پاکستان ڈیموکریٹک فرنٹ) کے امیدوار سردار فاروق احمد خان لغاری صدر پاکستان منتخب ہو گئے ہیں انہوں نے قائم مقام صدر مسٹر وسیم سجاد کے مقابلے میں بھاری اکثریت حاصل کی- صدارتی انتخاب کے نتیجہ کا اعلان ہونے کے بعد مسٹر وسیم سجاد نو منتخب صدر کے گھر گئے اور ان کو انتخاب جیتنے پر مبارک باد دی-

○ سردار فاروق احمد خان لغاری کو پارلیمنٹ سے ۱۷۰ اور وسیم سجاد کو ۱۰۸ ووٹ ملے- پنجاب سے لغاری کو ۲۴ اور وسیم سجاد کو ۱۷ ووٹ، سندھ سے لغاری کو ۳۹ اور وسیم سجاد کو ایک، سرحد سے لغاری کو ۲۰ اور وسیم سجاد کو ۲۱، بلوچستان سے دونوں امیدوار ۲۱، ۲۱ ووٹ حاصل کرکے برابر رہے اس طرح مجموعی طور پر نو منتخب صدر کو ۲۷۴ اور وسیم سجاد کو ۱۶۸ ووٹ ملے-

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے صدر کے عہدے پر سردار فاروق احمد خان لغاری کی کامیابی پر ملک بھر کے قیدیوں کی سزا میں تین ماہ کی تخفیف کا اعلان کیا ہے- سرکاری ملازموں کو ایک ہفتہ کی تنخواہ بھی دینے کا اعلان کیا گیا ہے- وزیر اعظم نے کہا ہے کہ سرکاری ملازم قوم کا حصہ ہیں انہیں خوشی میں شامل کرنا ضروری ہے- انہوں نے کہا کہ آج پاکستان کے عوام کے لئے خوشی کا دن ہے-

○ نو منتخب صدر فاروق لغاری نے پیپلز پارٹی کے چیف آرگنائز کے عہدے اور بنیادی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا ہے- انہوں نے کہا کہ اس اقدام کا مقصد یہ ہے کہ وہ ایک پارٹی کی بجائے پوری قوم کے صدر ہوں-

○ نو منتخب صدر مسٹر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ میں خلوص دل سے قوم کی خدمت کروں گا- اور کوشش کروں گا کہ تمام قومی امور اتفاق رائے سے طے کروں- وہ منتخب ہونے کے بعد اراکین قومی اسمبلی کا شکریہ ادا کرنے کے لئے ایم این اے ہاسٹل گئے اور نوابزادہ نصراللہ، نواب اکبر بگٹی اور دیگر ایم این اے صاحبان سے ملاقات کی- وہ غلام مصطفیٰ جتوئی سے ملنے ان کی رہائش گاہ گئے-

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے صدارتی نتائج کا اعلان ہونے کے بعد رات ساڑھے نو بجے ریڈیو اور ٹی وی پر قوم سے خطاب کیا انہوں نے کہا کہ صدر کا انتخاب ہو جانے کے بعد اب ملک میں سیاسی استحکام پیدا ہوگا انہوں نے کہا کہ فاروق لغاری کی جرات اور صلاحیت میں کوئی شبہ نہیں- انہوں نے کہا کہ یہ کہا جا رہا ہے کہ صدر اور وزیر اعظم ایک ہی پارٹی کے ہونے کی صورت میں آمریت پیدا ہوگی- پیپلز پارٹی نے ہمیشہ آمریت کے خلاف جدوجہد کی ہے اس لئے اسے جمہوریت اور قانون کی قدر ہے- پیپلز پارٹی آمریت کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی- انہوں نے اپوزیشن سے تعاون کی اپیل کی تاکہ ملک کو درپیش بڑے بڑے چیلنجوں سے نبٹا جا سکے- انہوں نے کہا کہ اب جوانوں کو ترقی دینے اور بچوں کو مسکراہٹ دینے کا وقت آگیا ہے-

○ محترمہ بے نظیر نے صدارتی انتخاب میں ناکام رہنے والے قائم مقام صدر وسیم سجاد کی صلاحیتوں کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ انہوں نے بڑا اچھا مقابلہ کیا وہ ملک کے ایک نامور ماہر قانون ہیں-

○ مقبوضہ کشمیر میں درگاہ حضرت بل کے محاصرے کے بعد صورت حال انتہائی سنگین ہو گئی ہے- پوری وادی میں زندگی مفلوج ہو کر رہ گئی ہے- درگاہ کے محصورین کو بھارتی فوج نے خوراک پانی اور بجلی کی سپلائی ایک بار پھر بند کر دی ہے- ضلع ڈوڈہ میں مجاہدین سے جھڑپوں میں ۲۱- افراد ہلاک ہو گئے-

○ بوسنیا کے دار لحکومت سراجیوو کے شمال مشرق میں سربوں کے حملے جاری ہیں سینکڑوں مسلمان پناہ گزین جو سربوں کے حملوں سے بچنے کے لئے محفوظ مقامات پر جا رہے تھے سربوں کی گولیوں کا نشانہ بن گئے ہیں ان میں سے صرف ۳۰۰- جانیں بچا کر محفوظ جگہوں پر پہنچ سکے- سربوں نے کئی دیہاتوں کو آگ لگا دی ہے-

○ مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں اسرائیلیوں اور فلسطینیوں کے درمیان جھڑپوں کے نتیجے میں ایک فلسطینی ہلاک ہو گیا-

○ سری لنکا میں تامل چھاپہ ماروں نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے ۴۰۰ فوجیوں کو ہلاک کر دیا ہے-

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پارلیمانی نظام دو جماعتی اتفاق رائے سے چلانا چاہتے ہیں- اپوزیشن کو چاہئے کہ وہ ہٹ دھرمی کا مظاہرہ نہ کرے- انہوں نے فاروق لغاری کی کامیابی کے بعد ایک پر ہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ۱۹۷۳ء کا آئین ہمارے معاشرے کے جمہوری اتفاق رائے کا نتیجہ ہے- اس میں ایک آمر نے اپنی منشاء کے مطابق ترامیم کیں جس سے جمہوریت کو سخت نقصان پہنچا اور ملک میں نسل پرستی علاقائیت اور دوسرے تعصبات نے جنم لیا-

○ نو منتخب صدر مسٹر فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ ۸ ویں ترمیم جتنی جلدی ختم ہو سکے اتنا بہتر ہے- میں ایوان صدر میں سیاسی غیر جانبداری برقرار رکھوں گا- اور قومی امور میں اپوزیشن اور حکومت کو ساتھ لے کر چلوں گا-

○ وزیر پارلیمانی امور ڈاکٹر شیر افگن نے کہا ہے کہ اگر آٹھویں ترمیم اتفاق رائے سے ختم نہ کی گئی تو اس کا نقصان مخالفت کرنے والی پارٹی ہی کو ہو گا- انہوں نے کہا کہ خواتین کی نشستوں کی بحالی کا بل واپس نہیں کیا گیا بلکہ صرف موخر کیا گیا ہے-

○ سابق صدر غلام اسحاق خان نے کہا ہے کہ میں نے بے نظیر نواز شریف دونوں کی حکومتیں برطرف کر کے آئینی ذمہ داریاں پوری کی ہیں دونوں حکومتوں کی تحلیل کا بنیادی سبب کرپشن تھا- انہوں نے کہا کہ دراصل نواز شریف بے لگام آزادی چاہتے تھے-

صدر فاروق احمد لغاری کے حالات زندگی

لغاری قبیلہ کے سربراہ اور نو منتخب صدر

فاروق احمد خان لغاری ڈیرہ غازی خان میں 2 مئی 1940ء کو پیدا ہوئے- انہوں نے اپنی تعلیم کا آغاز 1949ء میں ایچی سن کالج میں کیا- وہاں سے اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد سردار فاروق احمد خان اعلیٰ تعلیم کیلئے 1963ء میں آکسفورڈ یونیورسٹی میں داخل ہوئے اور وہاں سے "پی پی ای" میں ماسٹرز ڈگری حاصل کی- آکسفورڈ سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد سردار فاروق احمد لغاری نے 1963ء میں سول سروس آف پاکستان میں شمولیت اختیار کی اور دس سال تک ڈسٹرکٹ مینجمنٹ گروپ میں خدمات انجام دینے کے بعد انہوں نے اس سے استعفیٰ دے دیا اور اس کے بعد عملی سیاست میں آگئے اور 1973ء میں پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین ذوالفقار علی بھٹو کی دعوت پر پیپلز پارٹی میں شمولیت اختیار کی اور سیاست میں سرگرمی سے حصہ لینا شروع کر دیا اور پارٹی کے ٹکٹ پر 1975ء میں سینیٹر منتخب ہوئے- اس کے بعد وہ 1977ء میں پیپلز پارٹی کے ٹکٹ پر ڈیرہ غازی خان سے قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے اور ذوالفقار علی بھٹو کی کابینہ میں وزیر پیداوار کی حیثیت سے شامل کئے گئے- پارٹی کے اندر بھی سردار فاروق احمد خان لغاری کی صلاحیتوں پر پارٹی قیادت نے بھرپور اعتماد کا اظہار کیا- وہ 1978ء میں پیپلز پارٹی کے جنرل سیکرٹری بنے اور 1983ء تک اسی عہدہ پر چار سال تک خدمات انجام دیں- سردار فاروق احمد خان لغاری نے مارشل لاء کے خلاف بھی جدوجہد میں سرگرم حصہ لیا اور وہ متعدد بار جیل بھی گئے لیکن وہ جمہوریت کی بحالی کیلئے جدوجہد کرتے رہے- 1988ء کے انتخابات میں فاروق لغاری ڈیرہ غازی خان سے قومی اور صوبائی اسمبلی کے لئے منتخب ہوئے- انہوں نے اپنی قومی اسمبلی کی نشست برقرار رکھی اور انہوں نے وفاقی کابینہ میں پانی اور بجلی کے وزیر کی حیثیت سے 28 دسمبر 1989ء کو حلف اٹھایا- سردار فاروق احمد خان لغاری 1990ء کے انتخابات میں بھی ڈیرہ غازی خان سے قومی اسمبلی کیلئے منتخب ہوئے اور وہ قومی اسمبلی میں پیپلز پارٹی کی طرف سے ڈپٹی اپوزیشن لیڈر چنے گئے- نواز شریف حکومت کے خلاف بھی سردار فاروق احمد خان لغاری نے مسلسل جدوجہد کی اور جون 1993ء میں نواز شریف حکومت کے خاتمہ کے بعد وہ قائم ہونے والی نگران حکومت میں بطور وزیر خزانہ شامل کئے گئے- 1993ء کے انتخابات میں بھی ڈیرہ غازی خان سے فاروق لغاری نے قومی اور صوبائی اسمبلی کیلئے کامیابی حاصل کی- انہوں نے اپنی قومی اسمبلی کی نشست برقرار رکھی اور وفاقی کابینہ میں وزیر خارجہ کی حیثیت سے شامل کئے گئے- فاروق لغاری کو پیپلز پارٹی کا "مسٹر کلین" قرار دیا جاتا ہے- وہ اپنی دیانت داری اور اعلیٰ صلاحیتوں کی وجہ سے مشہور ہیں- سردار فاروق احمد خان لغاری کھیلوں میں بھی بڑی دلچسپی رکھتے ہیں- وہ ماہر نشانہ باز اور پولو کے بہترین کھلاڑی ہیں اور زمانہ طالب علمی میں تھائی لینڈ میں ہونے والے ایشین گیمز میں شوٹنگ ٹیم کے کھلاڑی کی حیثیت سے حصہ لے چکے ہیں سردار فاروق احمد لغاری شادی شدہ ہیں- ان کی شادی اپنے خاندان میں ہوئی ہے اور وہ چار بچوں کے باپ ہیں-

امپورٹڈ بلیک اینڈ وائٹ و رنگین ٹی وی
•- ٹی وی ٹرالی •- ٹی وی کیبنٹ
•- واشنگ مشین •- ڈیپ فریزر
•- سوئی گیس و الیکٹرک واٹر ہیٹر
اور دیگر ہوم اپلائنسز
نقد اور آسان قسطوں پر حاصل کریں
دوکاندار حضرات کیلئے تار اینٹینا ہول سیل میں دستیاب ہے نیز تبادلہ ٹی وی سہولت بھی موجود ہے
ٹی وی سنٹر
اقصیٰ روڈ بانو مارکیٹ ربوہ

ہاضمہ اور پیٹ کی تکالیف کا فوری علاج
DIGESTIN (TABLETS) ڈائی جسٹین
مستقل شفاء کیلئے ڈائی جسٹین کے ساتھ اونچی طاقتوں کے چار چار کیپسولز کی متعلقہ کیورز (CURES) کا استعمال بفضلہ تعالیٰ شاندار نتائج پیدا کرتا ہے مثلاً پیٹ درد، گیس ہوا، قبض اور بواسیر والے مریض کو ڈائی جسٹین کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل کیورز اکٹھی استعمال کراتے سے بفضلہ تعالیٰ جلد شفا ہوگی-
FLATULENCE CURE 20/- گیس کیور — COLIC CURE 20/- پیٹ درد کیور
PILES CURE 20/- بواسیر کیور — CONSTIPATION CURE 20/- قبض کیور
لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں- پاکستان کے بڑے شہروں میں سٹاکسٹ موجود ہیں
کیور ٹو میڈ لیبن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ربوہ
فون: ۷۷۱ / ۶۰۶